میلادالنبی□g

١٩٩٨

خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطاب

Audio mp3

Track 1

vol 25

تشریح رب العالمین اور رحمت اللعالمین □

اعوذباللہ...

بسم اللہ ...

اس مبارک محفل میں اللہ تعالیٰ مجھے تو فیق عطا فرمائے کہ میں آپ سے جو
کچھ عرض کروں جو میرے اندر کے بنیادی تصورات ہیں جو کچھ عرض کروں آپ
بھی اس کو دل کی گہرایوں سے سُنے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا
فرمائے ہیہاجو بھی کچھ ہے یہ اللہ کی دی ہوئی توفیق ذات ہے ہرسول اللہ □
اللہ کے نبی کی محفل میں ہم سب کی حاضری اللہ کی دی ہوئی تو فیق ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ......کہ بندے جو اچھا کام کرتے ہیں وہ بھی اللہ کی دی ہوئی
تو فیقیت کے ساتھ کرتے ہیں ہمیں دورئے الفت کراچی سے باہر تھا تقریباً تین
ملکوں کا میں نے دورا کیا ہڈینمارک،سوزلینڈ،اٹلی اور ان کے بڑے بڑے شہروں میں
تقریباً یاد نہیں ١٢ سو درشہروں یوں کہئے کہ قبرستان میں آذان دے آیا ہوں □
جتنے میرے بس میں تھا میں نے اس پر عمل کیا باقی اللہ میرے اس عمل کو قبول
فرمائے اور رسول اللہ □ کا نام نامی،اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
روشن ہو اور یہ روشنی جو میں وہاں چھوڑ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے اس
میں اضافہ ہو اور امت مسلمہ ساتھ ساتھ غیر مسلم حضرات بھی دین کی
روشنی سے منور ہوں اور اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کا کراد مسلمانوں
کا عمل ثابت ہو گے اس لئے جب اسلام کا تذکرہ آتا ہے ہسب سے پہلے
مسلمانوں کا کردار زیر بحث آتا ہے۔ ہم جب کسی کو اس بات کی دعوت دیتے
ہیں اور اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر ہمارے ساتھ مل کر اللہ کی وادنیت کا اقرار
کرتے ہیں اور رسول اللہ □ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسوہ حسنہ پر عمل
کرے توسب سے پہلے سوال یہ اٹھتا ہے کہ مسلمانوں کا اللہ کے اوپر کتنا اطیماد

ہے اور مسلمان رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر کس حد تک عمل کر رہا ہے۔جب مسلمانوں کی جب روحانی یا یوں کہہ لیجئے کہ منقت کا جب تذکرہ آتا ہے تو وہاں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ سن کر سوائے شرمندگی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن ایک نے مجھ سے سوال کیا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں ؟آپ بتائے مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ دیوبندی مسلمان کریں گے؟بریلوی مسلمان کریں گے؟شیاں کریں گے یا سُنی کریں گے؟آپ مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ جو جھوٹ بولتا ہے اور پلیٹ فورم پر کھڑے ہوکر یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبیﷺکی مقررہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جھوٹ بولنے کو منا کیا ہے۔ کون سا مسلمان کریں گئے ؟جو اپنے بھائیوں کوغذائیوں میں ملاوٹ کر کے مسلسل سروفازی کر رہا ہے اور اس کی زندگی کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ آپ مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ وہ مسلمان جو مساجد میں جاکراپنے مسلمان بھائیوں کو قتل کرتے ہیں۔اس صورت میں سوائے شرمندگی کے بتائیے اور کیا چیز ہے۔ اس کی یہ بات سن کر میں کوئی جواب نہ دے سکاسوائے افسوس کے شرمندگی کے کوئی بھی سرمہ جو اسلام کی دعوت دیتا ہے ظاہر ہے کہ اس کے پیچھے کوئی کردار نہیں ہے تو کس بات کی دعوت دے سکتا ہے ۔سوائے اپنے دامن میں شرمندگی کے اسے کیا حاصل ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مکرمہ مسلمہ میں پیدا کیاہے ۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے سرفرا ز فرمایا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو فیق عطا فرمائی ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہے ، نماز پڑھتے ہیں ،رسول اللہ ﷺ کا عشق کا دعوہ کرتے ہیں اور اسکے انحصار سب کے سامنے ہیں۔ اگر ہمارے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت نہ ہو،ہمارے دلوں میں توحید کی روشنی سے منور نہ ہوتوہم اتنے دور دراز سے سفر کر کے یہاں کیوںجمع ہوئے ہیں۔ہمارے اندراللہ کی دی ہوئی توفیق موجود ہے کام صرف اتنا سا کرنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کر کے کوشش یہ کرنی ہے کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، جو کچھ رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے اس کی نکل کرنے کی اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آج کا مبارک دن ہم سب لوگ احد کرسکتے ہیں کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہم انشااللہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں گیاور نبوت کے انوار سے اپنے خلوص کو اپنے دلوں کو اپنی روح کو منور رکھے گے ۔اس مجلس کی مناسبت سے میلاالنبی ﷺ کی مناسبت سے روحانی نقطہ نظرکے سامنے رکھتے ہوئے ہیرسول اللہ کی صفت کے رحمت اللعالمین کے بارے میں آپ حضرات سے کچھ جملات پیش کروں گا ۔پھر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعاکریں کہ مجھے توفیق عطا فرمائے میں جو کچھ آپ حضرات سے عرض کرنا چاہتا ہوں اس میں اللہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ مجھے کامیابی عطافرمائے ۔آمین

... بسم اللہ

...تلاوت سورہ الفاتحہ

...انااللہ الملاکتہ

...دورود ابراہم

...بسم اللہ

... وما الرسلنک اللہ

میں نے ابھی آپ کے سامنے اس سورۃ کی تلاوت کی جو عالم اسلام میںہر مسلمان مرد عورت کو یاد کرائی گئی اور ہر مسلمان مرد وعورت نماز کی ہر نیت میں اس کی تلاورت کرتے ہیں :

... بسم اللہ

... الحمد اللہ رب العالمین

'' سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے''

اس کو پھر اپنے ذہن میں دوہرائیں ۔

الحمد اللہ رب العالمین...''حمد معنی تعریف ،للہ معنی اللہ کے لئے ،رب معنی رب،اور عالمین عالم کی جماعت ،الحمد اللہ ......سب تعریفیں اللہ کے لئے جو عالمین کار ب ہے ہاب اس میں یہ بات اس وقت تشریح طلب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ اللہ سے مراد پیدا کرنے والا ،اللہ سے مراد خالق ،اللہ سے مراد بے شمار ،رب سے مراد مخلوقات کا پیدا کر کے اس کو زندہ رکھنے کے لئے مخلوق کی ضرورت کی کیفالیت کرنے والا یعنی مخلوق کو زندگی میں جو کچھ استعمال کرنا ہے یا مخلوق کو زندگی گزارنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کا انتظام کرنے والا ،رب سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کو زندہ رکھنے کے لئے ،مخلوق کو پیدا کرنے کے لئے ، مخلوق کو جوان کرنے کے لئے،مخلوق کی نسل چلانے کے لئے ،مخلوق کو بڑھا کرنے کے لئے ،مخلوق کو اس دنیامیں رکھنے کے بعد مخلوق کودوسری دنیا میں منتقل کر نے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ فراہم کر نے کے لئے،رب اللہ خالق ہے پیدا کرنے والا ہرب پیدا کر نے کے بعد زندگی کے وسائل فراہم کرنے والا، دوسری بات یہ غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ رب اللعالمین ہے۔ نہیں نہیں اللہ رب اللعالمین نہیں ہے وہ جیسے ہماری ایک دنیا ہے اس کو ہم عالم کہتے ہیں عالم ناسوت، عالم تخلیق کہتے ہیں،عالم دنیا بھی کہتے ہیں ،عالم وسائل بھی کہتے ہیں ،عالم حساب و کتاب بھی کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ رب عالم نہیں ہے رب اللعالمین ہے اس آیات کے پڑھنے سے مطالعہ کرنے سے اس میں تفکر کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس دنیا کی اور بھی بے شمار عالمین ہیں۔ یہ ہماری ایک ہی دنیا نہیں ہے۔ اس دنیا کی طرح اور بھی بے شمار دنیا ہیں رب اللعالمین ہتیسری بات جو بہت زیادہ غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ رب المسلمین نہیں ہے ،رب اللعالمین ہے اللہ تعالیٰ رب

لمسلمین اس معنی کر کہ ہیں کہ عالمین میں مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ رب
المسمین،رب الملاکین ،ر ب المشرکین ،رب الکفرین نہیں ہے ،رب اللعالمین ہے
۔اور کسی عالم کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ا س میں اللہ تعالیٰ کی
اتنی مخلوقات ہوجو انسانی شماریات سے زیادہ ہو ں تو اللہ تعالیٰ رب
اللعالمین کامطلق ہے ۔جو ایک دنیا کے لئے نہیں ایک دنیا کی یا ایک عالم کے لئے
نہیں بلکہ اربوں کھربوں دنیائوںکے لئے وسائل فراہم کرنے والا ہے۔اربوں
کھربوںدنیا بنا تو دی ہیں۔ اور اربوں کھربوں دنیاکو زندہ رکھنے کے لئے وسائل بھی
فراہم کئے ہیں یہ مختصر سا ترجمہ ہے الحمد اللہ ...''سب تعریفیں اللہ کے لئے
ہے جو عالمین کا رب ہے'' خالق کائنات کی صفات کیا ہے ۔خالق کائنات کی
صفات یہ ہے کہ جب وہ مخلوق کو پیدا کرتا ہے تو مخلوق کی ضروریات کی
کیفالت بھی کرتا ہے اور مخلوق کی ضروریات کی کیفالت اس وقت ممکن ہے
جب مخلوق کی زندگی میں کام آنے والی ہر شئے مخلوق کے لئے پہلے سے موجود
ہو ۔پھر اس کو دوبارہ پڑھے،الحمد اللہ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہے جو
عالمین کے لئے وسائل فراہم کرتا ہے تاکہ عالمین ان وسائل کو استعمال کر کے
پیدا بھی ہوں اور جوان بھی ہوں ،بڑے بھی ہوں اور مر بھی جائیں، اب انسانی
ضرورت میں سمجھ آتے ہیں ۔مخلو ق تو بہت بڑی اللہ کی ذات ہے۔حضرت
قلندر بابا اولیائؒ کے فرماتے کے مطابق عالمین میں تقریباً ساڑے گیارہ ہزار مخلوق
ہیں ساڑے گیارہ ہر مخلوق ہیں جن میں چرندے ہیں ،پرندے ہیں ،چوبائے
ہیں ،سمندر کے اندرمخلوق ہیں ،درخت ہیں ،معدنیات ہیں اور پہاڑ ہیں ان کی
اگر نوعیں کے اتیبار سے ابتداء میں شمار کئے جائیں تو تقریباً ساڑے گیارہ ہزار
ہیں ۔ہم سمیٹ کر اپنی ایک مخلوق کو ابھرائے رکھے یعنی انسانی روپ میں
برقرارہیں یعنی اللہ تعالیٰ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیدا کیا اور پیدائش
کے بعد کس طرح انسان کی زندگی قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسائل بنائے۔
سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں جتنے بھی ہم لوگ موجود ہیں مرد خواتیں
بچے بھی ہیں ہماری پیدائش جب تک ممکن نہیں ہے جب تک ہمارے والدین نہ
ہوں۔ والدین کے بارے میں جب بھی ہم ذکر کرتے ہیں تو اس کے علاوہ ہمارے
پاس کوئی بھی جواب نہیں کہ ہماری اماں کو ہمارے ابا کو اللہ نے پیدا کیا۔ ہم
نے نہیں پیدا کیا ۔اگر میری ماں نہ ہوتی میرا باپ نہ ہوتا میںپیدا ہی نہیں
ہوتا ۔یعنی انسان کی پیدائش کے لئے یا ملا وسیلہ والدین بنے اور ان والدین کی
تخلیق میں نہ والدین کا کوئی عمل داخل ہے ذاتی نہ کوئی اولاد کا داخل عمل ہے
۔ولدین کواللہ تعالیٰ نے اولاد کے لئے وسیلہ بنایا ۔اب وہ بچہ ماں کے پیٹ میں آیا
جو بھی ماں کے پیٹ ،میں اللہ تعالیٰ نے ۹مہاں تک اس انسان کی پروارش کے
یعنی ماں کے پیٹ میں بچے کو گنگنوش نشوونما کے لئے جتنی چیزوں کی ضرورت
تھی۔ وہ اللہ نے اس بچے کو ماں کے پیٹ میں فراہم کی جس صیفت رحمانی
سے یہ گنگنوش انتظام ہوا اس سے روحانی علم میں رب کہتے ہیںرب نے ماں کے
پیٹ میں بچے کووہ تمام غذائیں فراہم کیں ۔جن غذائوں کو استعمال کر کے اس

کہ اندر توانائی پیدا ہوئی ،شکل صورت بنی اور جیتی جاگتی تصویر اس دنیا میں
آگئی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ...هوالذی یصور کم فی الا رحام کیف یشائ...کیسی
پاک ذات ہے جو ما ں کے پیٹ میں تصویر کشی کر کے خوبصورت تصویر بنا کر
اس دنیا میں لے آئی ...هوالذی یصور کم فی الارحام کیف یشائ...اب وہ بچہ پیدا
ہوا بچہ جب پیدا ہوا تو بچے کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے اپنی کوئی چیز خود
نہیں بنانی پڑی ۔پیدائش سے پہلے اسکے دودھ کا انتظام ہوگیا۔ پیدائش سے پہلے
ہی زمین موجود ہے ،پیدائش سے پہلے ہوا موجود ہے ،پیدائش سے پہلے پانی
موجود ہے ،پیدائش سے پہلے ہر وہ چیز مہیا تھی ۔جس کی زندگی میں ضرورت
پیش آتی ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد جب بڑا ہوتا ہے اس کے لئے پہلے سے گندم تھا
تاکہ وہ روٹی کھا سکے ،گوشت موجود تھا تاکہ وہ گوشت کھا سکے،تعلیم سلسلہ
شروع ہوا پہلے سے اسکول موجود تھے۔ یعنی پیدائش کے بعد سے مرتے دم تک
انسان جو کچھ استعمال کرتا ہے وہ پہلے سے موجود تھا کوئی چیز ایسی نہیں جو
انسان نے پیدا ہونے کے بعداپنے لئے بنائی ہو استعمال کی چیز کوئی اپنے لئے بنائی
ہو۔ اب آپ اگرغور کریں کوئی چیز بنائی ہوتو آپ غور کریں گے تو ایک بھی
چیزآپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی کہ جس کے بارے میں آپ یہ کہہ سکے کہ
صاحب انسان نے یہ چیز بنائی ہے۔ اگرانسان نے کوئی چیز بھی بنائی ہے تو وہ
بھی اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں سے بنائی ہے ۔میرے خیال میں بجلی آپ کی چلی
گئی اس بجلی کے بنانے میں بھی پہلے سے پانی موجود نہ ہوتا ،لوہا موجود نہ
ہوتا،مقنا طیس موجود نہ ہوتا تو یہ بجلی آپ کو نہیمل سکتی پر انسان اللہ
کی ایسی مخلوق ہے کہ جس مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکی ضروریات پوری
کر نے کے لئے ہر چیز پہلے سے مہیا کر دی ہے اور اس چیز کی اس سے کوئی
قیمت طلب نہیں کی ہے۔ یہ ہے رب کی طاقت سب اس اللہ کے لئے جو عالمین
کا رب ہے ۔کیا ہوا یہ بجلی کو کیا ہوا ہے۔ہم جب انسانی زندگی کا تجزیہ کرتے
ہیں تو انسانی زندگی میں جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسان
جب زندہ رہتا ہے وہ زندہ رہنے کے لئے وسائل استعمال کر تا ہے ان وسائل کی
ایک تقسیم بھی ہے اوران وسائل کی تقسیم میں توازن اور ترتیب ہے مثلاً ہوا
استعمال کرتے ہیں اگر ہوا میں توازن نہیں رہتا ہمارے سامنے ہے کہ جب کہ
طوفان آتے ہیں تو ہوا ہماری زندگی کو تہس نہس کر کے ہمارے لئے بربادی کا
سبب بن جاتی ہے ۔اسی صورت اگر سے پانی کی تقسیم صیحح نہ ہو تو پانی
میں طوفان آجائے تو اس پانی کے طوفان سے انسان کو زندگی نہیں ملتی بلکہ
دنیا تباہ ہو جا تی ہے۔ اب دوسری بات جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ وسائل پیدا
ہونے کے بعد ضروری ہے کہ وسائل وہی تقسیم ہوجائے اور وسائل کی تقسیم
اس طرح ہو کہ وسائل زندگیفراہم کریں زندگی کو برباد نہ کریں ۔اب کیا
صورت سامنے آئی صورت یہ سامنے آئی کہ اللہ خالق کائنات ہے۔ عالمین کے لئے
اس نے وسائل فراہم کئے صفت رحمانیت سے وسائل فراہم ہوگئے ،بن
گئے ،مخلوق بھی بن گئی ۔اب مسئلہ یہ ہے کہ وسائل کی تقسیم زیر بحث ہے

کہ وسائل کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مخلوق کے لئے رحت و عافیت بن جائے مخلوق کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے ۔مخلوق کو آرام و آسائش مہیا کر نے کے لئے ضروری ہے کہ رحمت کے ساتھ ان وسائل کو تقسیم کیا جائے۔ اب وسائل کی تقسیم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو وسائل تقسیم کرنے والا ہے وہ بھی ان وسائل استعمال کرتا ہو۔ وہ وسائل کا حاجت مند ہو۔ اسکا مطلب کیا ہوا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب جب رحمت اللعالمین نے خدمت کائنات بنائی اور اس کائنات کے لئے وسائل پیدا کئے ۔اب رب کائنات نے یہ چاہا کہ وسائل کو تقسیم کر نے والی ہستی مخلوق میں سے منتخب ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے نہ وہ کھا تی ہے ،نہ وہ پیتی ہے ،نہ اس کا کوئی باپ ہے ،نہ اس کی کوئی اولاد ہے تو اللہ نے اس مخلوق میں سے ایک مرد کا انتخاب کیا اور اس مرد کو اپنا محبوب دوست بنایا اور اس دوست سے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا :

الحمداللہ رب ...''سب تعریفیں میرے لئے ہیں جو عالمین کو پیدا کر کے عالمین کے لئے وسائل پیدا کرتا ہے ''اوررسول اللہﷺکو اپنا دوست بنا کر فرمایا ''میں تجھے رحمت کے ساتھ وسائل کو تقسیم کر نے کے لئے عالمین میں منتخب فرما دیا ...ومالرسلنک...میں نے مخلوق بنائی اور پھر وسائل پیدا کئے اور تجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو رحمت کے ساتھ عالمین میں وسائل تقسیم کرے ۔کائنات میں دو ہستاں زیر بحث ہیں۔ایک پیدا کرنے والا،ایک اور مخلوق کو پیدا شدہ وسائل تقسیم کرنے والی ہستی ہے ...ومالرسلنک...اور ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بناکر بھیجا اسلئے تاکہ تیری ذات سے پوری کائنات کی تخلیق ہوتی رہے۔ حضور قلندر بابا اولیا ئمیں نے ان دنوں آیا نوع کی تفصیل پوچھی تو سب اللہ تعالیٰ اپنے لئے رب اللعالمین فرمایا ہے ۔کیارسول اللہ ﷺ اور اللہ ایک ہے ۔اللہ نے فرمایا ایک تو نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے مطابق... اول ماخلق...اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو بنانے کا ارادہ فر مایا تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ تخلیق فرمایا...اول ماخلق ...سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو تخلیق فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو مقام محمود میں وہ جگہ عطا فرمائی کہ جہاں اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بندہ نہیںپہنچ سکتا ۔صورت حال یوں بنی کہ اللہ تعالیٰ رب اللعالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور انوار اتنی شدید اور اصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی کو کائنات کو کوئی فرض کائنات کی کوئی مخلو ق برداش نہیں کر سکتی۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا اللہ تعالیٰ کی تجلیات انوار کے نزول کے لئے اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا نور بنایا اللہ تعالیٰ جب کائنات کے لئے کوئی حکم فرماتے ہیں جب کن فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ استسار اور ساکت فرمائی کہ انوار اور تجلیات کا پہلا نزول رسول اللہ ﷺکے اوپر ہوتا ہے۔ اسکی تیزی اسکا جلال ،اسکی عظمت ،اسکی ربوبیت جو انوار ہے ان کو رسول اللہ ﷺ قبول فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو جو کہ... وما ارسلنک...اللہ نے فرما دیا ہے وہ جلال رحمت میں تبدیل ہوکر تمام عالمین میں تقسیم ہوجاتا ہے اور ا للہ تعالیٰ

کا جلال اللہ تعالیٰ کی عظمت کائنات میں کوئی دوسری مخلوق برداشت نہیں کر
سکتی ہاب پھر آیت کو دوبارہ پڑھتے ہیں... الحمد اللہ ...سب تعریفیں اللہ کے
لئے ہیم جو عالمین کو پالنے والا ،پالنے والا کون ہوگا جو زندگی کی تمام آرائشیں
رفراہم کر دے گا وہی پالنے والا ہوگا اور عالمین کو پالنے کے لئے وسائل پیدا کرنے
والا وسائل کو تقسیم کرنے کے لئے اللہ نے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کا
انتخاب فرما دیا یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں
تشریف لائے ہر پیغمبر نے یہ بات ضرور فرمائی کہ ہمارے بعد ایک اور وجاہت
آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے انہوں نے فرمایا میں کوئی نئی بات نہیں
کہتا رہا ہوں میں وہی بات کہتا رہا ہوں ہاسی بات کا اعلا ن کر رہا ہو ن جو
میرے بھائی پیغمبرتم لوگوں کو بتا چکے ہیں۔لیکن ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے یہ
بھی فرمایاکہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ صلی اللہ...کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا
ہخاتم النبیین ہلیکن ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی اور اللہ
تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی دوہرایا ...الیومہ...کہ آج کے دن میں نے محمد رسول اللہ
ﷺ تمہارے اوپر دین کی تکمیل کر دی ہے اور جن نعمتوں کا وعدہ کیا ہے وہ آپ
کے اوپر پوری کر دی گئی اور اللہ آپ سے راضی ہو گیا۔ اب آپ غور فرمائیں کہ
ہم مسلمان رسول اللہ ﷺکے امتی ہیں کتنی خوش نصیب قوم ہے۔ ہمیں وہ دور
ملا جو دور اللہ کے بعد بھی بڑی ہستی کا دور ہے۔ ہمیں یہ سعادت ملی کہ ہم
رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں ہجس رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے سارے عالمین کی
جب ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں
ہوا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺکی نسبت وصفات ہمیں حاصل ہے ﷺ
اللہ تعالیٰ رب اللعالمین ہے ہاللہ تعالیٰ کی نسبت سے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو
کھو نہیں سکتا۔ رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں جب مسلمان رسول اللہ ﷺ
پر ایمان لے آتا ہے ،کلمہ پڑھتا ہے ،اپنی نسبت رسول اللہ ﷺ کے قائم کر دیتا ہے
تو اس کا مطلب یہ ہو اکہ ہر مسلمان عالمین کے لئے رحمت ہے ﷺ اسلئے کہ وہ
رسول اللہ ﷺکا امتی ہے ہر مسلمان کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے رشتہ رکھتا
ہے ،روحانی رشتہ رکھتا ہے ،جسمانی رشتہ رکھتا ہے تو اس کے اندر یہ صفات
منتقل ہو جاتی ہیں کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ کی عالمین کے لئے رحمت ہیں
اس طرح ہر مسلمان رسول اللہ ﷺ کی پوری نوعیں انسانی کے لئے رحمت کا
چلتا پھرتا کردار ہے یہاں صورت حال یہ ہے کہ ہمیں اللہ نے کفرین کے لئے
رحمت بنایاتاکہ ہم ان کے ساتھ ایسے اخلاق سے پیش آئیں کہ وہ ہمارے کردار کو
لیکر مسلمان ہو جائیں ہاس کو الٹ یہ ہوا کہ ہم مسلمانوں کے لئے زحمت بن
گئے۔ رحمت کے بجائے آپس میں زحمت بن گئے ہآپ یہ غور فرمائیں رحمت
اللعالمین اور رب اللعالمین میں کہی کسی صورت میں کوئی تفرکہ کی بات آتی
ہے۔ بھئی حضور ﷺ اگر رحمت اللعالمین ہیں تو وہ کافروں کے لئے رحمت نہیں
ہیں کیا؟عالمین سے کیا مراد ہے اللہ تعالیٰ نے رحمت اللمسلمین تو نہیں
فرمایا ،اپنے لئے رب اللعالمین اور رسول اللہ ﷺکے لئے رحمت اللعالمین

فرمایا ،رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہے کافر کو کافر نہ کہو اس لئے کہ جس وقت
تم کا فر کہہ رہے ہو ہو سکتا ہے اس وقت وہ مسلمان ہوگیاہو۔ رسول اللہ ﷺ
نے غیر مسلموں کے کافروں کی حقوق کی کئے تو حضور ﷺ جس طرح اللہ تعالیٰ
کی عالمین کے لئے رحمت ہیں عالمین میں کافر بھی ہیں مشرک بھی ہیں سب
ہی ہیں اس طرح رسول اللہ ﷺ عالمین کے لئے عالمین میں سب کچھ ہے ۔اب
آپ یہ کہہ گئے کہ مسلمان میاور غیر مسلم میں کیا فرق ہے ؟بھئی حضور ﷺ
رحمت اللعالمین ہیں ۔رحمت اللمسلمین نہیں ہیں تو اسلام اور کفر میں کیا
فرق ہوا ؟اسلام اور کفر میں یہ فرق ہوا کہ جب بندہ مسلمان ہو جاتا ہے تو
اسکو رحمت اللعالمین کی صفت رحمت منتقل ہوتی ہے اور کفرین کو رحمت
صفت منتقل نہیں ہوتی جب رحمت صفت منتقل ہوگئی اور مسلمان اپنے
مسلمان بھائیوں کے لئے رحمت نہیں رہا تو اس کے سوائے محرومی کے ،بد نصیبی
کے اور کیا کہا جا سکتا ہے ۔رب اللعالمین پرپھر وآپ غور فرمائیں۔رب اللعالمین
سے مراد یہ ہے کہ وسائل پیدا کر کے مخلوق کو وسائل دینے والا یا دلوانے والا اس
کو مطلب یہ ہو اکہ جو وسائل آپ استعمال کرتے ہیں وہ آپ کی ملکیت نہیں
ہے یا کوئی ملکیت یا تصور ابھرتا ہے۔ آپ یہ بتا ئیے کہ بیوی آپ کی ملکیت ہے،
ملکیت ہے،بھئی اگرملکیت ہے تو آپ اس کو مرنے سے کیوں نہیں بچا سکتے ؟آپ
کی ملکیت ہے اسے نہ مرنے دیں شوہر ملکیت ہے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
ملکیت پیدا ہی نہ کرے، شوہر پیدا ہی نہ کرے ،اولاد پیدا ہی نہ کرے، ملکیت کا
مطلب یہ ہوا کہ آپ اس کے مالک ہیں کوئی آپ کی ملکیت پر تصاصف نہ کر
سکے آپ کی ملکیت آپ سے چھین نہ سکے تو پوری زندگی کے وسائل میں جب
آپ غور کریں گے تو یہاں کوئی چیزآپکی ملکیت نہیں ہے دانی ملکیت نہیں
ہے ،یہ زمین جس پر آپ گھر بناتے ہیں کیا آپ کی ملکیت ہے ؟آپس میں آپ
کاروبار کر کے اسے خرید لیتے ہیں آپکی ملکیت تو نہیں ہے، یہ پانی آپ کی
ملکیت ہے ا،آسمان آپ کی ملکیت ہے ،چاند آپ کی ملکیت ہے ،سورج آپکی
ملکیت ہے یہ چوبائے جس کا اللہ تعالیٰ دودھ پلاتے ہیں سبحان اللہ ،اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں ھواللہ ...تو گوبر کے بیچ میں سے نکال کر تمہیں دودھ پلاتے ہیں ۔کیا
وہ چوبائے آپ کی ملکیت ہے ؟ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کیا آپ خود اپنی
ملکیت ہیں ؟ ہر چیز آپ کو مانگے کی دی گئی ہے ۔ماں مانگے تانگے کی ،باپ
مانگے تانگے کا ،اولاد مانگے تانگے کی جب تک اللہ چاہے۔ آپ کے پاس رکھے گا جب
دل چاہے۔ اپنے پاس بلوالے گا۔ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہے ہوا بتایئے کیا تصاصف
ہے سانس ،سانس میں کیا ملکیت آپ کی ہے آپ کے اندر جو مشن جو کچھ ہے
دل ،گردے ،پھپھڑے بھئی کچھ ایسا ہو یہ پنکھے چلتے رہے۔ بجلی ہو نہ ہو میرے
خیال میں یہ تعداد سے بہت بڑا نہیں ہے بس آپ پنکھے چلا دیں اور ایک عاد بلب
جلا دیں ایک بلب بہت ہے ۔ذرا غور کریں اور یہ بتائیں کیا انسانی زندگی میں
پیدائش سے لیکر ۸۰ سال کی عمر تک کوئی ملکیت کا تصور ابھرتا ہے۔ جی سوچ
کے بتائیے کوئی ایک ۸۰ سال کی عمر میں یہ بتائیے کہ یہ ہماری ملکیت ہے ۔

سوچیں ذرا غور فرمائیں ۔بھئی اولاد ملکیت نہیں ہے ،شوہر ملکیت نہیں ہے ۔
بیوی ملکیت نہیں ہے ،ملکیت کا تصور یہ ہوتا ہے کہ کو ئی چیز بھی آپ سے
کوئی نہ لے سکے۔ سب عنایت کردہ جتنی بھی اللہ کی دی ہوئی چیزیں ہیںاللہ
تعالیٰ نے وسائل بنائےہیں رسول ا للہ ﷺ نے ان کو تقسیم کر دیے ۔روحانی نقطہ نظر
سے یہ بات آپ لوگ غور سے سنے اور اسے پلے باندھ کے جائیں۔ روحانی نقطہ
نظر سے جو خرابی کی جڑ ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے ذہن میں یہ بات آگئی ہے
کہ میری کوئی ملکیت ہے۔ ملکیت کے تصور نے انسان کو برباد کر دیا ہے حالانکہ
اس کی کوئی ملکیت نہیں ۔آپ جب کسی کو بہترین گھڑی دیتے ہیں استعمال
کے لئے کہ بھئی آپ یہ استعمال کرے جب میں چاہوں گا لے لونگا۔پھر آپ اس سے
مانگتے ہیں بتا ئیے کہ وہ گھڑی دینے میں مجھے تکلیف ہو گی لیکن اگر وہ اپنے
پیسوں سے خرید کر گھڑی اپنے ہاتھ میں باندھ لے اور یہ تصور کرے یہ میری
ملکیت ہے مجھ سے کوئی چھین کر تو دیکھائے گھڑی ۔اگر مسلمان کے اندر یقین
مستحکم ہوجائے کہ اس دنیا میں ،اُس دنیا میں پوری کائنات میں اس کی کوئی
ملکیت نہیں ہے ہر چیز اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی استعمال کر رہا ہوں تو ہر
مسلمان رسول اللہ ﷺ کا جیتا جاگتا کردار بن جائے گا ۔حضور قلندر بابا اولیائؒ نے
فرمایا ؛تمام انسانوں میں اور پیغمبروں میں یہ فرق رہا کہ عام انسان اپنی ذات
میں سے اور پیغمبرانِ الصلوۃالسلام کے اوراف اللہ سے ہیں ان کے ذہن میں یہ
بات ہے کہ ہماری کوئی چیز نہیں ہم قرآن شریف پڑھتے ہیںغور نہیںکرتے ...
وراسیکونا ...جن لوگوں کو وہ علوم حاصل ہو جاتے ہیں جو علو م روحانی علوم
ہیں ،جو علوم اخلاقی علوم ہیں ،وہ کہتے ہیں... یقولون امنا بیہ...کہ ہم نے اس
بات کا مشاہدہ کر لیا ہے... کلن من عندربنا ...اللہ کی طرف سے اللہ کی بنائی
ہوئی ہمیں صرف استعمال کر نے کے لئے ارضی طور پر عطا کی گئی ہیں ۔اللہ
تعالیٰ انسان کو اولاد عطا فرماتا ہے۔ اگر انسان کے ذہن میں یہ بات حاضر
ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے کھلونے اللہ نے یہ ہمیں اس لئے عنا یت کئے
ہیں کہ ہم ان سے دل بھلائیں ۔اللہ نے کھلونے اس لئے دئے ہیں کہ ہم انہیں
تعلیم یافتہ بنا کر ایک اچھا انسان بنا دیں۔ اولاد کی ساری پرورش اللہ کے لئے جا
ئے گئی... اناما اموالیکم فتنہ...میں نے حضور قلندر بابا اولیاء سے پو چھاکہ صاحب
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... مالو اولاد فتنہ...کیا ضرورت ہے شادی کرنے کی ،کیا
ضرورت ہے اولاد کی، کیا ضرورت ہے مال و اسباب کی ، کیا ضرورت ہے گھر
بنانے کی ،کیا ضرورت ہے کارو بار کی ،حضور پاک ﷺ نے فرمایا آگے بھی پڑھو ...وا
لاھوانداللی عظیم...اگر ماں اور اولاد کے بارے میں آپ کا یہ تصور ہے کہ یہ ا للہ
تعالیٰ کی دی ہوئی ہے تو یہ بڑا اجر ہے۔ ہم اولاد کا مل کر تصور کرتے ہیں
اسلئے اولاد ہمارے لئے فتنہ ہے ۔بیوی شوہر کو اپنی ملکیت تصور کر تی ہے
شوہر بیوی کے لئے فتنہ ہے۔ شوہر بیوی کو اپنی ملکیت تصور کرتا ہے تو اسلئے
اس کے نکھرے ہی نہیںلے جاتے ہے ۔ملکیت کا تصور رب اللعالمین کے سو سر
خلاف ہے کوئی چیز اگر آپ کی ملکیت ہے تو آپ سے چھین کیوں رہا ہے؟ آپ تو

اپنی ملکیت نہیں ہیں ۔کوئی بندہ مرنا نہیں چاہتا ہر بندہ مر جاتا ہے۔ اگر آپ
اپنی ملکیت ہیں تو آپ مر کیوں جاتے ہیں ؟رب اللعالمین کا مطلب ہے کہ یہاں
جو کچھ وسائل مہیا ہوتے ہیں وہ تمہیں استعمال کر نے کے لئے عارضی طور پر
دئے گئے ہیں اور یہی بات رسول اللہ ﷺ نے بھی فر مائی یہ دنیا ایک امتحان کا
سہرہ مسافر خانہ ہے ۔ یہاں سے کوئی جانا نہیں چا ہتا۔ تو سیرت طیبہ کا
مطالعہ کر نے بعد الحمد اللہ...پڑھنے کے بعد وما ار سلنک...کے معنی پر غور کرنے
کے بعد ایک نتیجہ یہ نکلا کہ یہاں انسان کی ملکیت ہے۔ ہر چیز انسان کو اللہ
تعالیٰ نے استعمال کر نے کے لئے دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام کے تحت اس
کو ایک معین مدت اس کو اصلاح کرنے کا حق ...مستقر ومتا ع الیٰ حین ...اس
دنیا میں ایک تھوڑے سے وقت کے لئے بھیج دیا ہے پھر تمہیں یہاں سے واپس
جانا ہے۔ اب کیا بات سمجھ میں آئی نصاب کی عدت کیا ہوئی زور سے بولیں سب
بولیں ۔

آپ کی کیا کوئی ملکیت ہے ؟لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سب اپنی ملکیت
سمجھتے ہیں، میرا گھر ،میرا مال ،میری دولت ،میری پیسہ ،کہ یہ ملکیت جوکا
تصور ہے انسان کے لئے سب سے بڑی بربادی کا سبب ہے لیکن آپ یہ بھی نہیں
سمجھتے کہ ملکیت کا تصور ختم ہونے کے بعد آپ کے حقو ق ختم ہو جائیں گے
ایسا نہیں ہے۔ ۔جب آپ اپنے بچے کو سینے پر بیٹھاتے ہیں ۔ آپ کے اند راس بچے کی
لہریں منتقل ہو تی کہ جب آپ کو کرنٹ لگتا ہے تو آپ اپنی ملکیت بھی تصور
کریں گی تو آپ کو جب بھی کرنٹ محسوس ہوگا آپ اس بچے کو سینے پر اس
لئے لٹاتے ہیں وہ اللہ کی ملکیت ہے اللہ نے آپ کو خوش کرنے کے لئے دی ہیں
تب بھی آپ کے اندر ایک کرنت محسوس ہوگا ایسا نہیں ہے جب آپ اللہ کی
ملکیت کے تصور سے بچے کو پیار کرے تو آپ کو لذت نہیں ملے گئی بلکہ زیادہ ملے
گی زیادہ اس لئے ملے گی اس پیار میں اللہ شریک ہوگا انبیاء علیہم ا س الصلوٰۃ
والسلام کیا اللہ شرف اللہ سوچتے ہیں زور سے بولیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کیا اللہ شراف سوچتے ہیں ہر سوچ میں پہلے اللہ آجاتا ہے اوراسی
طرز فکر کو راضی کر نے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبروں کا سلسلہ قائم کیا آپ
دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کے صاحب زادے حضرت اسمائیل
علیہ السلام ٨٢ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی کیا کوئی آدمی
اس بات سے انکا ر کر سکتا ہے٨٢ سال کیا عمر میںاولاد سے کتنا تعلق کتنی
محبت ہوگی جب اللہ نے یہ دیکھا ابراہیم کے اندر بیٹی کی محبت غالب آگئی
ہے ۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذبح کر دو ۔ابراہیم خلیل اللہ کے ذہن میں اگر بیٹی
کی ملکیت کا تصور ہوتا تو ذبح نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ بیٹے کو ذبح
کریں۔ ابرا ہیم خلیل اللہ کیونکہ یہ میری ملکیت نہیں ہے۔ اللہ کی ملکیت ہے
اللہ جو کہے۔ رہا ہے مجھے کر نا چاہئے انہوں نے چھُری اٹھائی اللہ تعالیٰ نے انہیں
نوازش احترام کیا اس کی جگہ دمُبہ بھیج دیا ۔لیکن ابراہیم خلیل اللہ نے یہ ثا بت
کر دیا کہ حضرت اسمائیل کو انہوں نے اپنی ملکیت نہیں بنایا ۔جتنے بھی

پیغمبرانِ الصلوٰۃ والسلام گزرے ہیں وہ ایک ہی بات کہتے ہیں ''ہر چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اللہ کی ملکیت ہے ''...مالک جس کو چاہے ملک دے دے جس کو چاہے عزت دے دے ،جس کو چاہے ذلت دے دے ،...ہر کام اسکا خیر ہے... انااللہ بکل شی قدیر...قادر مطلق ہے عرش پر جس طرح چاہے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطا لعہ کریں رسول اللہ ﷺ نے کسی کسی تکلیفیں برداش کئیں۔ سارے مخالف ہوگئے ،رشتے دار مخالف ہو گئے،شہر والے مخالف ہوگئے ،بائے کاٹ کر لیا۔ پیسے بھی پاس موجو د نہیں حضرت خدیجہ بیمار ہو جاتی ہیں دو ا نہیں لا نی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کوئی شکایت نہیں کی اللہ کی طرف سے تو امت مسلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی اور تمام پیغمبران کی یہ تر بیت اگر پیدا ہوجائے ،پیدا تو ہو گئی اگر متحرک ہو جائے تو یہاں ہماری کوئی ملکیت نہیں ہمیںہر چیز کو چھوڑ کر جانا ہے ۔صراط مستقیم پر قائم کر رہے ہیں۔ اب اس میں ایک صبح بھی ہے صبح یہ ہے کہ سب ملکیت اللہ کی ہے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے فیکٹریاں بنائے ،ہمیں کیا ضرورت ہے کار خانے بنائے ،ہمیں کیا ضرورت ہے وہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بحث رب اللعالمین کے جو سسٹم بنایا ہے۔ دنیا کو چلانے کے لئے وہ سسٹم ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اللہ کی مخلوق متحرک رہے۔ اللہ کی مخلوق ایک دوسرے کے کام آئے۔ اگر کار خانے بند ہو جائیں ،کار خانے بند ہو جائیں کتنے لوگ بے کار ہو جائیں گے معاشرے کے دور سے اگر آپ اچھا کپڑا اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے آپ اسلئے نہ پہنے کہ اس نے فکرو متحاد آپ اس لئے پہنے کہ ہم اچھا کپڑا پہنے گے فیکٹریاں بند ہو جائیں گئی ۔مزدور بے کار ہو جائیں گے ،خاندان بھوکے مر جائیں گے ۔اب آپ کا کپڑا پہننا اللہ کے لئے ہے اسلئے آپ کا کپڑا فکرو متحاد کے لئے نہیں پہن رہے اس لئے پہن رہے ہیں اللہ کی مخلو ق کو روزی ملے۔ اللہ کی مخلوق کو روز ی فراہم ہو ۔آپ گھر بنائیں،اللہ نے آپ کو تو فیق دی ہے اچھا گھر بنائیں۔ گھر بنانے میں کیا ہوتا ہے آپ کا گھر بنتا ہے تو کیا ہوتا ہے ۔فکٹریاں چلتی ہیں۔ سمنٹ کی فیکٹری چلتی ہےیلکڑی کا کام بھی ہو تا ہے چار مزدور کام کرتے ہیں ٹائل لگتے ہیں غور کریں آپ ایک بجلی کا کام کر تے ہیںآپ بجلی کے کام سے لاکھوں ،لاکھوںآدمی وابسطہ ہیں انکی روزی ہے تو آپ کا کاروبار اس لئے کریں کہ اللہ کی مخلوق کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور اللہ کی مخلوق آپ بھی ہیں،، آپ کی بیگم بھی ہیں ،آپ کے بچے بھی ہیں ،آپ کے والدین بھی ہیں ،بات صرف طرز فکر ہے اگر طرز فکر انبیاء اکرام ؑ کی ہے تو آپ کا ہر عمل اللہ کی طرف سے ہے اگر طرز فکر میں انبیاء اکرام ؑ کی طرز فکر شامل نہیں ہے تو ہر طرز فکر بر بادی کی ہے ۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے کے بعد ایک ہی بات ہے کہ حضور پا ک ﷺ رحمت اللعالمین ہیں ۔اُن کے سارے ماننے والے لوگوں کو حضور ﷺ کی رحمت کی نسبت منتقل ہوئی ہے ۔جب انسان کے اندر رحمت ہو تی ہے تو اس کے اندر اخلاق فنا پیداہو جاتا ہے ،جب انسان کے اندر رحمت ہو تی ہے تو اس کا غصہ ختم ہو جاتا ہے جب انسان کے اندر رحمت ہوتی ہے تو اسکے اندر محبت پیدا ہو جاتی اور

نفرت سے بیزار ہوتا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں اوریہی رسول اللہ
ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو تو فیق عطا فرمائے کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں اور اسوہ حسنہ کی بنیاد یہ ہے کہ رسول
اللہ ﷺ ہمیشہ کیا ہوا اللہ سے ہیں ہر چیز سے پہلے اللہ ہو پھر وہ شخص تو
اس میںمیرا خیال ہے کہ کوئی مشکل مرحلہ یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ اس پر
پریکٹس نہ کر سکیں ۔ہر چیز پر ا ب شکر ادا کرے قرآن پاک میں فرمایا...
ولقداتیناالقمٰن حکمت انشکر اللہ ...ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ...ومن کفر
فان اللہ غنی حمید ...حضور قلندر بابا اولیاء اس کی تفصیل فرمائی:کہ ہم نے
لقمان کو حکمت دی ہے تاکہ وہ شکر کرے شکر سے مراد یہ نہیں کہ وہ تسبیح
لیکر بیٹھ جائیں ۔یا اللہ تیرا شکر ہے ،تو نے حکمت دی ،تیرا شکر ہے پھر فرماتے
ہیں لقمان کو حکمت کو اللہ کی مخلو ق کے لئے استعمال کیا ۔اللہ کی مخلوق
کو حکمت سے فضہ پہنچایا تو اب اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ ''ہم نے لقمان کو
حکمت دی تاکہ وہ اسے استعمال کرے ...انشک اللہ... صاف صاف اس کے ذہن
میں یہ بات آگئی اللہ نے مجھے حکمت اس لئے دی میں اس سے لوگوں کو فائدہ
پہنچائوں شکر سے مراد یہ نہیں ہے کہ کچھ شئے اللہ نے ہمیں عطا کر دی ہیں
آپ اسے خوش ہوکر استعمال کریں اور ذہن میں آپ یہ بات نوٹ کرلیں اور جو
لوگ اللہ کی نعمتوں کو استعمال کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں
اللہ کی دی ہوئی نعمتیں اس نعمت کا انہیں بھی فائدہ پہنچتا ہے ...وما یکر...
اور جو اللہ نعمتوں کو تو استعمال کرتے ہیں لیکن یہ بھی نہیں سوچتے کہ اللہ
کی دی ہوئی نعمت ہے وہ کفران نعمت کرتے ہیں اور وہ سزا کے مستحق ہیں
۔یہ کون سا مشکل کام ہے اگر آپ ٹھنڈے پانی کی ایک گھونٹ پئیے تو آپ کو
مسرت ہوگی آپ کی پیاس بھو جے، آپ کی آنکھیں سیراب ہو ،آپ کے اندر ٹھنڈک
کا احساس ہو اور آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں ،یا اللہ تو نے کیسا ٹھنڈا پانی
بنایا۔کیا آپکی سیرابی ختم ہو جائے گی ٹھنڈک کی یہ سوچ لیتے ہیں آپ اچھا کھا
نا کھاتے ہیں ۔روخی سوخی کھاتے ہیں، اللہ کا شکر ادا کر تے ہیں ۔کیااس سے
نعوذ با للہ اللہ میاں کا پیٹ تو نہیں بھرے گا پیٹ آپ کا ہی بھرے گا ۔آپ شادی
کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو تسکین فراہم کرتا ہے اگر آپ یہ سوچ لئے کہ اللہ
تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے تو سارے عالم میں شادیانہیں ہو جائیں گی ۔ہر
بیوی ہر شوہر یہ سوچ لے کہ یہ میرا شوہر مجھے اللہ نے دیا ہے جیسا بھی ہے
کالا ہے ،گورا ہے اور شوہر بھی یہ سوچ لے کہ بیوی مجھے اللہ نے دی ہے وہ گھر
کامیاب ہو گا یا نا کام ہوگا ۔

لیکن آدمی سہی نہیں ہوتا آدمی جو کہ ملکیت کا تصور کرتا ہے لئے وہ پیدا ہوتا
ہے۔ جہاں ملکیت کا تصور آتا وہاں ہمیشہ اقتدار زیر بحث آتا ہے۔ ملکیت کا
مطلب آدمی اقتدار میں آکر اس سے اپنی ہر بات منوا لیتا ہے ۔بیوی شوہر پر
اقتدار کر کے اپنی بات منوا نا چاہتی ہے ،شوہر بیوی سے اپنی بات منوا نا
چاہتاہے ،بچے والدین سے اپنی بات منوا نا چاہتے ہیں ،والدین بچوں سے اپنی بات

منوا نا چا ہتے ہیں یہ اقتدار کسے چلے گا لیکن اقتدار کے خواہش کے بغیر اللہ
کی ملکیت کا تصور کر لیا جائے تو ہر آدمی کے اندر طرز فکر انبیاء اکرام کی
منتقل ہوگی ۔اللہ تعالی ہمیں عمل کرنے کی تو فیق عطا فرمائے ۔رسول اللہ ﷺ
کی اس میلا النبی ﷺ کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو فیق عطا فرمائی کہ
ہم یہاں رسول اللہ ﷺ کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں ۔اس کا ہمیں اللہ کا
شکر ادا کرنا چا ہئے ...کیونکہ ۹ بجے کا وقت دیا تھا زیادہ ہو گیا ہے۔ اسلئے میں
آپ حضرات سے ایجا زت چا ہو ں گا اور آپ سے دعا کی درخواستہ کرتا ہوں کہ
ا للہ تعالیٰ میری دنیا درست کرے آپ کی دنیا درست کرے ۔ہم سب کو خوشیاں
عطا فرمائے ،ہم سب کو انبیا ء اکرام کی طرز فکر عطا فرمائے ،ہمیں سوچ
وچارتفکر کی تو فیق عطا فرمائے ،اللہ تعالی ہمیںٌ تفرکے سے محفوظ فرمائے
اسلئے کہ مسلمان کو کسی بھی صورت میں تفرکے کی کسی طرح بھی ایجازت
نہیں ہے ۔

ایک وہاں مجھ سے سوال ہوا یورپ میں کہ صاحب لوگ کہتے ہیں کہ ایک حدیث
ہے کہ اسلام میں ۷۲ فرکے ہونگے ۔ایک فرکہ جو ہے وہ جنتی ہوگا اور باقی
جہانمی ہونگے۔ اس کے بارے میں کچھ آپ بتائیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات میرے
ذہن میں ڈالی حضور پاک ﷺ کاارشاد مبارک حدیث ہے کہ جو بات میرے سے
منصوق کی جائے اوروہ قرآن سے ثابت نہ ہو تو وہ میری بات نہیں ہے اسے چھوڑ
دیا جائے ۔قرآن پاک کی یہ آیت سب کو یا دہے ...واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا
..."اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطیۃ سے پکڑو ،اور آپس میں تفرکے نہ ڈالو
"

گنبد مسلمہ کا انتشار ،گنبدمسلمہ کا زبوحالی ،گنبد مسلمہ کی بر
بادی ،علاقت ،بے عزتی صرف اس بنیادپر ہے کہ غیر مسلموں نے ،اسلام کے
دشمنوں نے، سازشوں کے ذریعے اس کے تحاد کو پار ہ پارہ کر دیااور ایسی
داراریں ڈال دی ہے کہ ان کے داراروں میں تقسیم ہوکر انسان تفرکوںمیں بٹ گیا
۔میرا تجربہ میری چھوٹی سی عقل ۷۲ سال کی عمر سے حاصل ہوئی مجھے یہ
بتاتی ہے کہ اگر اسلام کے اندر سے انتشار ختم نہیںہوااگر اسلام کے اندر تفرکے
مزید بڑھتے چلے گئے اور متحد ہو کر اوور مضبوط ہوکر اللہ کی رسی کو نہیں
پکڑا تو یہ قوم ختم ہو جائے گی ۔اس کا کوئی نام نہیں رہے گا۔ اللہ رب
اللعالمین ہے ۔رب اللمسلمین نہیں ہے ...انا اللہ لا یغر مابقومہ حتی لا یغر مابا
نفسہم...جب کوئی قوم اپنی بربادی چاہتی ہے تو اللہ اسے بھی قبول کر لیتا ہے
اور جب کوئی قوم اپنا عروج چا ہتی ہے تو اللہ اسے بھی قبول کر لیتا ہے اور اللہ
ان دونوں با توں سے بے نیاز ہے ...واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا تفر قوا...کہ اللہ
" کی رسی کو مضبوطی سے آپس میں پکڑو اور آپس میں تفرکے نہ ڈالو

آج کی نشس میں یہ طہ کر کہ اٹھو ہم سب مسلمان ہیں سب بھا ئی بھا ئی
ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنہ کی تو فیق عطا فر مائیں ۔آمین آپ حضرات کا
بہت بہت شکریہ ۔اختتام۔